خوبی اور بھلائی والوں اور امتیازی اوصاف والوں کی تعریف وتوصیف کی فضیلت واہمیت

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ)[(١)]

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو ! بلا شبہ خدائے عزّوجلّ نے فضائل اور کمالات والوں کی کو بڑی عزت وتکریم بخشی ہے اور ان کے مقام ومرتبے کو بڑی رفعت وبلندی عطا کی ہے تاکہ لوگ ان کی قدر ومنزلت پہچانیں اوران کی پیروی کریں چونکہ تمام مخلوقات میں انبیاء ورُسُل علیہم السلام سب سے افضل واشرف ہیں اسی لئے اللہ ربّ العزت نے ان حضرات کو خصوصی عزت وتکریم بخشی ہے اور رفعت وسربلندی کے اعلیٰ مراتب سے ان کو عظمت عطا کی ہے بلکہ ان کو باہم بھی ممتاز فرمایا ہے چنانچہ اللہ جلّ جلالہٗ کا فرمان عالیشان ہے :(تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ)[(٢)] یہ پیغمبر جو ہم نے بھیجے ہیں ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام فرمایا اور ان میں سے بعض کو بدرجہا بلندی عطا کی چنانچہ انبیائے کرام

(١) الحجرات: ١٣.
(٢) البقرة: ٢٥٣.

علیہم السلام میں سے کچھ حضرات اولو العزم کے لقب سے ممتاز ہوئے جبکہ ہمارے آقا ہمارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین کے مرتبے سے سرفراز ہوئے اور مخلوق کے درمیان سب سے معزز ومکرم قرار پائے جیساکہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے: **مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا ذَرَأَ مِنْ نَفْسٍ أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ**[1]. خدائے عزوجل کسی بھی ایسے نفس اور کسی بھی ایسے شخص کو نہیں پیدا فرمایا جو اس کے نزدیک محمد مصطفیٰ ﷺ سے زیادہ معزز ومکرم ہو

باصلاحیت افراد کی قدردانی کرنے والو! نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ اپنے اصحاب میں فضل واحسان والوں کی خصوصی تکریم کرتے ان کے اچھے کارناموں کی تعریف فرماتے ان کے احسانات یاد رکھتے اور ان کا ذِکرِ خیر کرتے چنانچہ آپ ﷺ جب اپنی زوجۂ مطہرہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ فرماتے تو ان کی خوب تعریف وتوصیف کرتے اور فرماتے: **«صَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِي النَّاسُ»**[2]. انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلادیا تھااور اس وقت اپنے مال سے میری دلداری کی جبکہ لوگوں نے مجھےمحروم کردیا تھا اسی طرح آنحضرت ﷺ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح سرائی کرتے اور ان کی مخلصانہ سخاوت اور مالی قربانیوں کی اس طرح تعریف کرتے: **«إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ»**[3]. بے شک اپنی رفاقت اور اپنے مال کے

---

(١) مسند الحارث: ٩٣٤.
(٢) أحمد: ٢٤٨٦٤.
(٣) متفق عليه.

ذریعہ لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں ، یعنی وہ اللہ کی رضا کیلئے مجھ پر سب سے زیادہ خرچ کرنے والے ہیں اور سب سے بڑھ کر جانی ومالی قربانی پیش کرنے والے ہیں اسی طرح رحمت ﷺ عالم نے بلند اخلاق والوں اوراعلیٰ علمی لیاقت والوں کی بھی تعریف وتوصیف فرمائی تاکہ یہ تعریف وتوصیف ان کیلئے وجہ اعزاز ہوان کے اندر مزید ترغیب وتحریک پیدا ہو اور لوگوں کے سامنے ان کی قربانیاں اورانکی صلاحیتیں واضح ہوں پھر لوگ ان کی صلاحیتوں کو اختیار کریں ان کے اخلاق وکردار کی پیروی کریں اور ان کے علم اور ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں چنانچہ ایک بارآپ ﷺ نے اپنے چند اصحاب کی خصوصیات اوران کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا: «أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَإِنَّ أَمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ»(١) میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر رحم کرنے والے ابوبکر ہیں اور اللہ کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں، اور سب سے زیادہ سچی حیاء والے عثمان ہیں، اور حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم مُعَاذُ بْنُ جَبَل ہیں، اور فرائض (میراث) کے سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت ہیں، اور سب سے بڑے قاری أُبَيُّ بْنُ كَعْب ہیں، اور ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے جبکہ اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الْجَرَّاح ہیں۔ غور فرمائیں اس حدیث

(١) الترمذي: ٣٧٩١، وابن ماجه: ١٥٤.

پاک میں آپ ﷺ نے انفرادی کمالات والے اصحاب کی خوب تعریف کی ہے اور مخصوص فضیلت والے حضرات کی کھل کر تحسین فرمائی ہے: یا اللہ! ہم سب کو علمی اور عملی کمالات عطا فرما اور فضلیت وصلاحیت والوں کی قدردانی کی توفیق عطا فرمانیز ہم سبکو اپنی اور اپنے نبی محمد ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطافرمادے اوران کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جنکی اطاعت کا تو نے حکم دیا ہے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُتَفَضِّلِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ، الْمُنْعِمِ عَلَى ذَوِي الْفَضْلِ بِمَزِيدِ كَرَمِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ رُسُلِهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اقْتَدَى بِهَدْيِهِ.

حضراتِ گرامی ! میرے مؤمن بھائیو! نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ اپنے قابل اور باصلاحیت اصحاب کی خاص طور پر عزت افزائی کرتے ان کی خوب تعریفیں کرتے اور ان کی ہمت افزائی کرتے چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیاری آواز کی تعریف فرمائی اور ان کی قرأت و تجوید کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا: «لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ»[1].یقیناً تم کو آلِ داؤد علیہ السلام کی نغمگی اورخوش اِلحانی میں سےحصہ عطا کیا گیا ہے،ایسے ہی آپ ﷺ نے تلاوت کتابُ اللہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہارت وصلاحیت کی تعریف کی اور فرمایا: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ؛ فَلْيَقْرَأْهُ بِقِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ»[2]. جس شخص کو یہ بات بھلی معلوم ہو کہ وہ قرآن مجیدکو بالکل اسی طرح تروتازہ پڑھے جیسا کہ نازل ہو ا ہے تو اس کو ابنِ أُمِّ عَبْد یعنی عبد اللہ ابن مسعودکے طریقے پر پڑھنا چاہیے اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے کارنامے انجام دینے والوں کی بھی عزت و تکریم فرمائی چنانچہ حضرت کَعبُ بْن زُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعت گوئی پران کواپنی ردائے مبارک عطا فرمائی اور حضرت عبد اللہ ابن اُنَیس

---

(١) متفق عليه.
(٢) أحمد: ٤٣٤٠، وابن ماجه: ١٣٨.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمت و شجاعت پر ان کو اپنا عصائے مبارک عطا کیا اور ان سے فرمایا: «آيَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[١]. (یہ عصا) قیامت کے دن تمھارے اور میرے درمیان بطور نشانی ہوگا، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ماہر معماروں اور کاریگروں کی بھی تعریف کی ہے چنانچہ مسجد نبوی کی تعمیر کے دوران آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کی تعمیری صلاحیت اور ان کی مہارت کو دیکھا تو اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ ان کی مہارت سے فائدہ اٹھاؤ اور ان کو آگے رکھو مزید فرمایا: «فَإِنَّهُ أَحْسَنُكُمْ لَهُ مَسًّا، وَأَشَدُّكُمْ لَهُ سَبْكًا»[٢]. یقیناً یہ مٹی ملنے اور گارا تیار کرنے میں سب سے بہتر ہیں اور سب سے عمدہ اور مستحکم تعمیر کرنے والے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی یہ ساری عنایتیں ان لوگوں کی ہمت افزائی کی مثالیں ہیں جو ممتاز صلاحیتوں کے مالک ہیں اور علوم وفنون میں سبقت رکھتے ہیں اور ان لوگوں کی عزت و تکریم کی صورتیں ہیں جو اپنے افعال وکردار میں فضیلت فوقیت رکھتے ہیں اور اپنے اخلاق واوصاف میں پاکیزگی اختیار کرتے ہیں، الحمدللہ متحدہ عرب امارات کی مدبر قیادت کا یہی نہج ہے یہاں ارباب صلاحیت اور ممتاز افراد کی خوب عزت افزائی ہوتی ہے تاکہ ان میں مزید عمل کا شوق اور مزید قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور دوسروں میں مسابقت کی روح بیدار ہو اسی نہج پر چلتے ہوئے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ہر خوبی والے کی خوبی کا اعتراف کریں اس کے کام کی تعریف کریں خواہ اس خوبی اور اس صلاحیت کے افراد اپنی فیملی کے اندر ہوں مثلاً ماں، باپ، بھائی، بہن اور بیوی بچے وغیرہ یا اپنے کام اور ڈیوٹی کے ماحول میں ہوں یا مختلف شعبوں میں سے ہوں جیسے ڈاکٹر، انجینیر، ملازم، مدرس، طالب علم اور دوسرے

---

(١) أحمد: ١٦٠٤٧.
(٢) أحمد: ٢٨٤٤٦، وصحيح ابن حبان: ١١٢٢، واللفظ من فتح الباري (٢/١٧٩).

پیشوں سے متعلق تمام افراد۔ پس ہمیں ان باصلاحیت اور محنتی افراد کی ہمت افزائی کرنی چاہیے تاکہ سب لوگ اپنے اپنے کام میں چاق وچوبند رہیں اپنے میدان عمل میں ایمانداری اور مہارت سے کام کریں اپنے معاشرے کیلئے نفع بخش بنیں اور اپنے وطن کی ترقی اور سربلندی میں حصہ لتے رہیں اس طرح سب کو اللہ کی رضا اوردین ودنیا کی کامیابی حاصل ہو،هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِين، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.